اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں اور............ آ گئے قاعدہ خواں

ہم نے جنوری ۲۰۰۲ کے شمارہ کے اداریہ میں جناب معین الدین حیدر صاحب (سابق وفاقی وزیرِ داخلہ) کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جو کچھ لکھا تھا اس کا ایک حصہ مکرر کے طور پر پیش خدمت ہے، ہم نے کہا تھا:

"...... گزشتہ دنوں ہمارے ایک مقتدر مہربان کو "القاعدہ" کے خلاف آپریشن کی مستی میں ایک خر مستی سوجھی اور انہوں نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ وہ اقتدار قاعدہ خوانوں کے سپرد نہیں کر سکتے............ انسان جب مدہوشی یا مستی میں بولتا ہے تو اسی قسم کے فکر و دانش سے عاری فی البدیہہ ڈائیلاگ بولتا ہے اور جب ہوش میں آتا ہے تو اس وقت تک اس کے ڈائیلاگ اپنا اثر دکھا چکے ہوتے ہیں اور پھر اس 'بے چارے' کو ہاتھ ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ایسے بے چارے دنیا والوں نے ہر دور اور ہر زمانے میں پائے اور دیکھے ہیں۔ بھلا ان بے چاروں سے کوئی پوچھے کہ قاعدہ خوانوں سے ایسی ہی نفرت و عداوت ہے تو انہیں ملک کے مقتدر آئینی اداروں میں کیوں بٹھا رکھا ہے۔ ملک کے ایک اہم مقتدر آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام اراکین قاعدہ خواں ہیں، عام اور شرعی عدالتوں کے تمام جج قاعدہ خواں، یونیورسٹیوں کے اساتذہ قاعدہ خواں، کالجوں اور اسکولوں کے تمام ٹیچرز قاعدہ خواں، ان اسکولوں کالجوں اور جامعات سے قاعدہ و قواعد پڑھ سیکھ کر نکلنے والے باقاعدہ گریجوایٹ سب کے سب قاعدہ خواں، انہی گریجوایٹس میں سے سول اور فوجی اداروں میں جانے والے قاعدہ خواں، مدنی اور فوجی اداروں کے افسران قاعدہ خواں، خود موصوف کے پہلو میں بیٹھا وزیرِ مذہبی امور قاعدہ خواں اور حد تو یہ کہ فوج ایسے لبرل ادارہ کے اعلیٰ عہدیداران و جرنیل قاعدہ خواں، بلکہ خود چیف ایگزیکٹو اور صدر مملکت قاعدہ خواں ہیں، تو اب اقتدار قاعدہ خوانوں کے سپرد نہ کرنے کی بات تو ازخود بودی ہو گئی کہ وہ تو پہلے ہی قاعدہ خوانوں کے قبضہ و تسلط میں ہے............ ہاں اگر یہ مقتدر شخصیت مذکورہ بالا قاعدہ خوانوں کی ستائی ہوئی اور ستم رسیدہ ہے اور اس بناء پر قاعدہ خوانوں سے الرجک ہے اور اس نے ان قاعدہ خوانوں کے لچھن دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ ایسے کسی قاعدہ خوان کو ایوانِ اقتدار میں داخل نہیں ہونے دے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

گی تو پھر اس کا مطلب شاید ہوتا ہے کہ سن ۲۰۰۲ء کے موعودہ انتخابات کے لئے امیدواروں کی شرطِ نامزدگی یہ ہوگی کہ امیدوار کسی صورت قاعدہ خواں نہ ہوں .... تاکہ اقتدار ان لوگوں کو ملے جو ازولادت تاوزارت کبھی قاعدہ خواں نہ رہے ہوں........... ہمارے ملک کے لئے مقتدرہ کی یہ ایک نئی صورت ہوگی بہر کیف صاحبانِ اقتدار سے کوئی بعید نہیں وہ جو چاہیں سو کریں، ان کے مزاج میں آئے تو وہ سنّوں کو اقتدار حش کر چام کے سے جاری کروادیں۔ اور اقتدار کے تمام قاعدوں ضابطوں کو بس ایک ہی قاعدہ کا پابند بنادیں کہ آئندہ اقتدار میں کسی قاعدہ خواں کو قدم رکھنے کی اجازت نہ ہوگی اور پارلیمنٹ کی لوح جبیں پر یہ شعر کندہ کرلویں :

قاعدہ خوانوں کو یاں گھسنے نہ دینا

کہ ناحق خون بے قاعدوں کا ہوگا

مگر اس کام کے لئے بھی انہیں ایک قاعدہ تو وضع کرنا ہی پڑے گا اور پھر جو اس قاعدہ کو پڑھے گا وہ ضرور قاعدہ خواں ہوگا۔

ہمارا خیال ہے کہ قاعدہ خوانوں سے چھٹکارا نہ زندگی میں ہے نہ مرنے کے بعد، اخبارات میں ہمارے وزیرِ داخلہ جناب معین الدین حیدر کے بھائی جناب احتشام الدین کے ناگہانی قتل کی خبر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی اور اگلے روز ان کے گھر پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے جن لوگوں کی تصویر اخبارات میں چھپی ان میں بہت سے لوگ اپنی ڈاڑھیوں اور شکلوں سے ہو بہو "القاعدہ" والے لگتے تھے جنہیں ہاتھوں میں قاعدے سپارے لئے دکھایا گیا۔ اللہ اعلم وہ قاعدہ خوانی کررہے جہاں تک قاعدہ خوانوں کو اقتدار سے دور رکھنے کی بات ہے تو جناب معین الدین حیدر یہ بات کیوں بھول رہےہیں کہ یہ ملک فوج نے لڑ کر فتح نہیں کیا تھا بلکہ قاعدہ خوانوں نے قربانیاں دیکر بنایا اور حاصل کیا تھا ہاں البتہ فوجی جرنیلوں کو ہتھیار ڈال کر آدھا گنوانے کا کریڈٹ ضرور جاتا ہے.......... یاد رکھئے کہ اقتدار ان قاعدہ خوانوں کا موروثی حق ہے جو انہیں مسلمان ہونے کے ناطے اس عظیم ہستی سے وراثت میں ملا ہے جو قاعدہ خوانوں اور بوریہ نشینوں کی امام ہے۔ یہ درویش تو خود کو اقتدار سے از خود دور رکھے ہوئے ہیں اور ان کے ایثار و اعراض کے صدقہ میں آپ بر سر اقتدار ہیں ورنہ اگر یہ اقتدار چھیننے پر آگئے تو پھر نہ کوئی ابو جہل و ولید بن مغیرہ ان کا راستہ روک سکے

گا اور نہ کوئی قیصر و کسریٰ......"

ابھی اس تحریر کی سیاہی پھیکی نہیں پڑی کہ قوم نے ووٹ کے ذریعہ ثابت کردیا کہ وہ قاعدہ خوانوں کے ساتھ ہے اور اس وقت (تادمِ تحریر) صورتحال یہ ہے کہ قاعدہ خوانوں کو اقتدار نہ سونپنے اور ان کو اقتدار سے دور رکھنے کی باتیں کرنے والے ان کے پاؤں، گھٹنوں اور ڈاڑھیوں کو چھو چھو کر کہ رہے ہیں کہ خدارا حکومت میں آجایئے یا کم از کم حکومت سازی میں تعاون ہی فرمایئے.........یہ ہے وہ بات جسے لازوال کتاب نے یوں بیان کیا ہے، ومکروا ومکرالله والله خیر الماکرین .... وما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العالمین ....

ہماری ناقص رائے میں مسلم لیگ (لوٹا گروپ) اور پاکستان پیپلز پارٹی دونوں امریکی ایجنڈے پر کام کرنے والی پارٹیاں ہیں، بے نظیر عمل کرکے چکی ہیں کہ وہ پرویز مشرف سے زیادہ امریکی مفادات کا تحفظ کر سکتی ہیں، لہذا علمائے کرام کو مرکز میں ان دونوں پارٹیوں سے الگ رہتے ہوئے قومی اسمبلی میں حزبِ اختلاف کے بنچوں پر بیٹھ کر مضبوط حزبِ اختلاف کا رول ادا کرنا چاہئے جبکہ سرحد و بلوچستان میں حکومتیں بنانی چاہئیں۔ تاکہ امریکی گماشتوں کو لگام دیا جاسکے۔ ویسے بفضلِ خداوندِ کریم قائدِ اہلِ سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی زیرِ قیادت ان علماء کی اسمبلیوں میں آمد کی فوری برکات یہ ہیں کہ انڈیا نے فوجیں واپس بلالی ہیں، امریکی و طاغوتی فوجیں کراچی کے ہوائی اڈے سے قبضہ ختم کررہی ہیں اور دیگر فوجی اڈوں سے بھی واپسی کے لئے بوریا بستر باندھ رہی ہیں۔ اللہ نے چاہا تو جلد یہ ملک امریکی پالیسوں سے بھی نجات پالے گا مگر اس کے لئے اقتدار کی قربانی دیکر مضبوط حزبِ اختلاف بنانے کی ضرورت ہے۔ ہماری دعاء ہے کہ ربِ کریم متحدہ مجلس عمل کے اس اتحاد کو قائم دائم رکھے اور اسے نظرِ بد سے بچائے اور اس اتحاد کے ثمرات گلی کوچوں تک پہنچیں نفرتیں ختم ہوں محبتیں جنم لیں اور ملک و قوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو۔

عمدہ لکھائی ـــــــ بہترین چھپائی
مسودہ دیجئے ـــــــ کتاب لیجئے
جمیل برادرز
ناظم آباد نمبر ۲، فون: 6608017

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆